پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کر سکے۔ گول مول انداز میں کچھ خبریں ایسی بھی آئیں جن کا مطلب یہ نکالا جا سکتا تھا کہ پاکستان سے فوری الحاق کا مطالبہ کیا گیا ہے اور استصواب رائے کو بے ضرورت قرار دیا گیا ہے۔ مگر اس کے بعد یہ خبر ملی کہ موضوع بحث یکسر بدل گیا ہے اور دہشت گردوں کی طرح، جمہور اہل کشمیر اور ان کی سب سیاسی جماعتوں کا متفقہ مطالبہ آزادئ کشمیر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہند یا پاکستان، کسی سے بھی الحاق نہیں پسند کرتے، بلکہ ایک آزاد "کشمیر اسٹیٹ" بنانا چاہتے ہیں اور یہی ان کا مطالبہ ہے۔- ۲۶ مارچ ۱۹۹۰ء کے انگریزی روزنامہ "ڈان" کراچی میں ایک کشمیری لیڈر امان اللہ خان صاحب کا یہ بیان شائع ہوا ہے کہ "ہم معاہدۂ شملہ کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اور نہ استصواب رائے کو مناسب جانتے ہیں۔ ہم تو کامل آزادی چاہتے ہیں۔" امان اللہ خان صاحب کون ہیں اور اہل کشمیر کے لیڈروں میں ان کا کیا درجہ ہے؟ یہ میں نہیں جانتا لیکن یہ بیان کسی کا بھی ہو، اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کشمیر میں اب دہشت گردوں کی طرح، جمہور اہل کشمیر کا نعرہ بھی آزادئ کشمیر ہے، پاکستان سے الحاق یا استصواب رائے کے مطالبوں کی اب کوئی گنجائش نہیں رہی اور اب ان کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔

ان مطالبوں کا جواب حکومت ہند نے تیغ و تفنگ کی زبان سے دیا ہے۔ مسلمانان کشمیر اس وقت سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ان پر حکومت ہند کی طرف سے سخت تشدد ہو رہا ہے اور ظلم و ستم ڈھائے جا رہے ہیں۔ مصیبت بالائے مصیبت یہ ہے کہ "آزادئ کشمیر" "اسلامی نظام" اور "جہاد" کا نعرہ لگانے والے دہشت گرد بھی عام مسلمانان کشمیر کے سینے گولیوں سے چھلنی کر رہے ہیں اور بم پھینک پھینک کر انہیں تباہ کر رہے ہیں۔ بقول خود یہ "حریت پسند" "حزب الاسلام" اور "گروہ مجاہدین" کشمیر کے مسلمانوں کے لئے ایک بلا اور مصیبت بنا ہوا ہے اور وہاں کے مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ رہا ہے۔ یہ امر بہت قابل لحاظ ہے کہ یہ مقتولین سب سنی ہوتے ہیں۔ آج تک کسی شیعہ کو ان نام نہاد "مجاہدین" نے قتل نہیں کیا۔ اہل سنت کے قتل، کے یہ لوگ ایسے حریص ہیں کہ موقع ملنے پر عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو قتل کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے۔ عورتوں اور بچوں کے قتل کے کئی واقعات ہو چکے ہیں۔ اہل سنت کی اہم شخصیتوں اور ذی اثر اور صاحب رائے اشخاص کو قتل کر دینا یا نقصان پہنچانا بھی ان نام نہاد "مجاہدین" کے پروگرام کا اہم حصہ ہے۔ مفتی محمد سعید صاحب ہوم منسٹر حکومت ہند، کی بیٹی کو اغوا کیا گیا اور اسے یرغمال بنا کر اپنے تین ساتھیوں کی رہائی کے عوض میں رہا کیا گیا۔ اسے رہا کرنے کے بعد وزیر موصوف کے مکان واقع کشمیر میں آگ لگائی گئی۔ ان کے خاندان کی خواتین اور ان کے اعزہ و اقارب کو قتل و اغوا کی دھمکیاں دی گئیں۔ بعض کو زدوکوب کیا گیا۔ ایک ذی اثر اور سمجھ دار سنی، محمد مصطفٰی (مرحوم) کو اغوا کر کے انہیں شہید کر دیا گیا۔ موصوف بہت اچھے قانون دان تھے اور مسلمانان کشمیر کی رہنمائی اور ملت اسلامیہ کی خدمت کرتے تھے۔ ۱۶ اپریل (۹۰ء) کو یہ خبر ملی کہ بقول خود "حریت پسندوں" نے کشمیری مسلمانوں کی تین اہم شخصیتوں کو اغوا کر کے نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا۔ پہلے انہیں قید کر کے سخت اذیتیں پہنچاتے رہے پھر شہید کر دیا۔ تینوں سنی تھے اور مسلمانان کشمیر کی ترقی کے خواہاں تھے اور اہم قومی خدمتیں انجام دے رہے تھے۔ ان میں سے ایک ممتاز شخص، مولانا ڈاکٹر مشیر الحق ندوی (مرحوم) تھے۔ یہ بہت ذہین اور فاضل شخص تھے۔ ندوہ کے فارغ التحصیل عالم دین تھے۔ اس کے ساتھ جدید عصری تعلیم بھی حاصل کی تھی اور اس میں بھی

ایک امتیازی درجہ رکھتے تھے۔ کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے۔ ان کا شمار بھارت میں وقت کے مشاہیر علما وفضلا میں ہوتا تھا بلکہ پاکستان اور دوسرے ممالک میں بھی اپنے علم وقابلیت وذہانت کے لئے شہرت رکھتے تھے۔ راقم السطور کے شاگرد تھے اس لئے میں ان سے خوب واقف ہوں۔ وہ صالح، ذہین، ذی اثر اور صاحب رائے تھے۔ انہیں تو رتبہٗ شہادت حاصل ہوا لیکن قوم کو نقصان پہنچ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

ہمارے ملک "پاکستان" کے بہت سے لیڈر اور صحافی جو، ان دہشت گردوں کی مدح وستائش میں زمین آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں، ذرا یہ تو فرمائیں کہ یہ کس قسم کا جہاد ہے؟ جس میں بے گناہ مسلمانوں کے گلے کاٹے جائیں۔ ان کی عورتوں کا اغوا کیا جائے۔ ان کے گھر پھونکے جائیں۔ گزرگاہوں اور لوگوں کے اکٹھا ہونے کے مقامات میں بم چھپا کر، ان کی عورتوں اور ان کے بچوں کو قتل و مجروح کیا جائے؟ کیا اسی کا نام "جہاد" ہے؟ کیا یہی نام نہاد "حزب الاسلام" "حریت پسندوں" کے بقول "اسلامی نظام" کی پہلی منزل ہے؟ یہ ظالم دہشت گرد، سُنیان کشمیر کو خود بھی قتل کرتے ہیں اور بھارتی فوج کے ہاتھوں بھی قتل کرواتے ہیں۔ اس قسم کے متعدد واقعات ہو چکے ہیں کہ ان دہشت گردوں نے عوام مسلمانان کشمیر کے پرامن مجمع کی آڑ لے کر اور ان کی پشت کی طرف پہنچ کر، بھارتی فوج پر فائرنگ شروع کر دی جس کے جواب میں بھارتی فوج نے بے رحمی کے ساتھ مسلمانوں کے پرامن اور نہتے مجمع پر گولیاں برسائیں۔ جس سے سیکڑوں مسلمان مقتول و مجروح ہوئے اور یہ نام نہاد "حریت پسند" بالکل محفوظ رہے کیونکہ یہ مجمع کی آڑ میں تھے۔ یہ گروہ مسلمانوں کے قتل اور ان کی تباہی کا سامان کر کے وہاں سے چلتا ہوا۔ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ سکھ بھی اس دہشت گردی میں شریک ہیں۔ بھارتی پنجاب کے دہشت گرد سکھوں نے کشمیر کی اس نام نہاد تحریک آزادی کی تائید کی ہے۔ کشمیر کے بعض عوامی جلوسوں میں بھی سکھوں نے کھلم کھلا شرکت کی۔ کیا کوئی سمجھ دار مسلمان یہ یقین کر سکتا ہے کہ سکھ، اسلامی نظام قائم کرنے کی تائید کریں گے؟ اور اسے قائم کرنے میں اعانت کریں گے؟ یا کشمیر کا الحاق پاکستان کے ساتھ پسند کریں گے؟ یہ نام نہاد "مجاہد" اپنے ظالمانہ کرتوتوں سے جہاد اور اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔

کشمیر کے مسلمان ان دہشت گردوں سے سخت بیزار اور متنفر ہیں۔ لیکن ان ظالموں نے ایسی دہشت پھیلا رکھی ہے جس کی وجہ سے کوئی ان کے خلاف لب کشائی کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ سمجھ دار اہل سنت میں سے جس نے ان کی حقیقت ظاہر کی اور عوام کو ان کے فریب سے آگاہ کرنے کی جرأت کی، اسے انہوں نے اغوا کر لیا یا قتل کر دیا۔ انہوں نے اسی طرح دہشت پھیلا دی ہے جس طرح چند صدی پیشتر، اسمٰعیلی شیعوں کے ایک گروہ نے پوری دنیائے اسلام میں پھیلا دی تھی۔ یہ گروہ تاریخ میں "حشیشیین" کے نام سے مشہور ہے جس کا بانی مشہور دشمن اسلام حسن بن صبّاح تھا.... "نیوز ویک" کے ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ اننت ناگ اور سری نگر میں لوگ ہندوستان سے درآمد کی ہوئی گھڑیاں بھی کلائی پر لگا کر باہر نہیں نکل سکتے۔ گھڑی کو لوکل ٹائم کے حساب سے چلا بھی نہیں سکتے بلکہ پاکستانی وقت کے حساب سے چلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پولیس والے بھی اس کی جرأت نہیں کر سکتے کیونکہ خطرہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی "حریت پسند" دیکھ لے گا تو گھڑی چھین لے جائے گا یا اسے توڑ کر پھینک دے گا۔ ہفتہ وار "اذان" لکھنؤ (یو۔پی، بھارت) مورخہ ١٦ مارچ (٩٠ء) لکھتا ہے........ "آزادی کے

حامیوں کے ایک جلوس نے نیشنل کانفرنس کے سابق صوبائی صدر عبدالسلام دیوا، کے مکان پر بم مارا، نیشنل کانفرنس کے ایک ممبر کے گھر پر بھی بم پھینکا گیا۔ ایک زبردست دھماکے کی وجہ سے ایک ڈاکٹر کی دکان اور ایک زرعی آفس کو نقصان پہنچا۔ ان حریت پسندوں نے ایک شخص سے ایک لاکھ روپیہ چھین لیا۔" ..... یہ ایک دن کے ایک جلوس کے واقعات ہیں۔ اس قسم کی تباہ کن کارروائیاں یہ دہشت گرد تقریباً ہر روز کرتے ہیں جن کی وجہ سے مسلمانان کشمیر کے لئے جینا دوبھر ہو گیا ہے۔ یہ واقعہ پھر پیش نظر کر لیجئے کہ ان نام نہاد "حریت پسندوں" کے ہاتھوں سے جن لوگوں کو جانی یا مالی نقصان پہنچتا ہے، وہ سنی ہوتے ہیں۔ کسی شیعہ کو اب تک انہوں نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

یہ کون ہیں؟

مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردی کرنے والے بقول خود "حریت پسند" اور "مجاہد" در حقیقت کون ہیں؟ ان کا دین ومذہب کیا ہے؟ اور ان کا مقصد کیا ہے؟ ان کے کردار پر نظر کرنے سے یہ سب باتیں واضح ہو جاتی ہیں۔ ان کا طرز عمل بتا رہا ہے کہ یہ شیعہ ہیں۔ اسی "شیعہ امل ملیشیا" کا ایک حصہ ہیں جس نے لبنان میں فلسطینیوں کا قتل عام کیا تھا اور ان کا آب ودانہ بند کیا تھا۔ جس نے صابرہ اور شتیلا میں سنیوں کے خون سے اپنی پیاس بجھائی تھی اور جس نے مکہ معظمہ میں بزمانۂ حج، بم مار کر بہت سے سنی حجاج کا خون حرم شریف میں بہایا تھا اور جو مختلف اسلامی ممالک میں دہشت گردی کرتی رہتی ہے۔ اسی "شیعہ امل ملیشیا" کا ایک "ونگ" اس وقت مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردی کر رہا ہے۔ یہ ملیشیا، ایران کے زیر اثر ہے۔ اسے پاکستان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسے کشمیر کے مسلمانوں یا پاکستان کے ساتھ ذرہ برابر بھی ہمدردی نہیں ہے۔ اس کا مقصد وحید فساد پیدا کرنا ہے۔ یہ گروہ یہ چاہتا ہے کہ کشمیر میں اقتدار شیعوں کے ہاتھ میں آ جائے۔ ایک سنی کشمیری کو حکومت ہند نے ہندوستان کا ہوم منسٹر مقرر کر دیا، اس واقعہ نے شیعان کشمیر کے دلوں میں آتش حسد بھڑکا دی اور ان کی "امل ملیشیا" نے دہشت گردی شروع کر دی۔ پہلا نشانہ ہوم منسٹر مفتی سعید ہی کو بنایا۔ ان کی لڑکی کو اغوا کیا، اسے یرغمالی بنایا اور اس کی رہائی کے عوض میں اپنے کئی قیدیوں کو رہا کرا لیا۔ مفتی سعید صاحب کے مکان واقع کشمیر میں آگ لگا دی۔ مفتی سعید کی لڑکی کا بیان جو عدالت میں ہوا، اس سے یہ بات بالکل عیاں ہو گئی کہ بعض شیعہ ملازمین حکومت کشمیر اور معاونین وزارت، اغوا کی اس سازش میں شریک تھے۔ نیز یہ کہ وہ دہشت گردوں سے ساز باز رکھتے ہیں۔ ان دہشت گردوں کا دوسرا اور ان کے نزدیک زیادہ اہم مقصد اہل سنت کو تباہ کرنا ہے۔ مسلمانان کشمیر **اس حقیقت کو خوب سمجھتے ہیں کہ کشمیر کی "آزادی" کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ سمندر سے سیکڑوں میل دور، پہاڑوں سے گھری ہوئی یہ وادی، جو اپنی ضروریات میں بھی خود کفیل نہیں ہے اور جو چاروں طرف سے دوسرے ملکوں سے گھری ہوئی ہے، کیا اپنے گردوپیش سے بالکل منقطع ہو کر، چند روز بھی سرسبز رہ سکتی ہے؟ یا دو دن بھی اپنی آزادی کی حفاظت کر سکتی ہے۔** مسلمانان مقبوضہ کشمیر، کامل آزادی کے خواہاں نہیں ہو سکتے بلکہ

وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کے خواہاں ہوسکتے ہیں۔ اور وہ یہی مطالبہ کر رہے تھے۔ لیکن ان شیعہ دہشت گردوں اور تخریب کاروں نے خود انہیں دہشت زدہ کر کے، زبردستی ان سے آزادی کا نعرہ لگوایا۔ اس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ ان کا مقدمہ کمزور ہوجائے اور وہ آئندہ پاکستان کے ساتھ الحاق کا مطالبہ نہ کر سکیں۔ آزادی کے مطالبے کے بعد، پاکستان سے الحاق کا مطالبہ خود بخود کمزور ہوجاتا ہے۔ بھارت میں رہنے والے کروڑوں سنّیوں کو مصائب و مشکلات اور خطرات میں مبتلا کرنا بھی ان "امل ملیشیا" والے دہشت گردوں اور ان کے آقاؤں کا ایک اہم مقصد ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی اس تحریک بے محل سے پورے بھارت کے ہندوؤں میں سخت اشتعال پھیلا ہوا ہے اور کروڑوں مسلمانوں کی زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے۔ دلی، گجرات اور بڑودہ میں فساد ہوچکا ہے۔ دوسرے مقامات پر بھی اس کا سخت اندیشہ پیدا ہوگیا ہے۔ آخر مین یہ بات بھی عرض کردوں کہ آزاد کشمیر میں بھی اس شیعہ امل ملیشیا کی طرف سے دہشت گردی اور نام نہاد تحریک حریت کا شروع ہوجانا، بعید از قیاس نہیں ہے۔ حکومت آزاد کشمیر اور حکومت پاکستان، دونوں کو ہوشیار رہنا چاہئیے۔

پاکستان کا طرز عمل کیا ہونا چاہئیے؟

حکومت ہند اس وقت مسلمانان کشمیر پر جو مظالم کر رہی ہے، اس پر رنج و تشویش کا اظہار کرنا اور اہل کشمیر کو ان مصائب و مظالم سے نجات دلانے کے لئے بھارت پر اخلاقی دباؤ ڈالنا، پاکستان کی ذمہ داری ہے اور وہ اپنا یہ فریضہ ادا کر رہا ہے۔ کشمیر کے مسئلے کو استصواب رائے سے حل کرنے اور گفت و شنید کے ذریعہ اس کی تفصیلات طے کرنے کا مطالبہ پاکستان کی طرف سے ہونا چاہئیے اور ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں اسلامی ممالک اور امریکہ و روس وغیرہ دیگر ممالک، کی تائید حاصل کرنے کی کوشش کرنا اور ان کی طرف سے بھارت پر اخلاقی دباؤ ڈلوانا، بھی پاکستان کے طرز عمل کا اہم حصہ ہے۔ اس سلسلہ میں بھی اس نے کچھ کام کیا ہے مگر ابھی مزید کام کی ضرورت ہے۔ امریکہ اور یورپ کی بڑی طاقتیں، بھارت کو کشمیر والوں پر ظلم و ستم سے باز آنے اور اس مسئلے پر پاکستان کے ساتھ گفت و شنید کرنے پر آمادہ کرنے کے لئے کوئی ایسا قدم کیوں نہیں اٹھاتیں، جیسا انہوں نے جنوبی افریقہ کی حکومت کو ظلم سے باز رکھنے کے لئے، اس کے خلاف اٹھایا تھا۔ پاکستان کو چاہئیے کہ وہ ان طاقتوں پر ایسے اقدام کے لئے زور دے۔ اس مسئلہ پر جنگ، پاکستان اور بھارت دونوں کے لئے تباہ کن تو ہوگی مگر اس مسئلے کو حل نہیں کر سکے گی۔ ان کاموں کے ساتھ مناسب یہ ہے پاکستان کشمیر میں دہشت گردی اور دہشت گردی کرنے والوں کی کھل کر مذمت کرے اور ان نام نہاد "حریت پسندوں" سے اپنی بیزاری کا اعلان کرے۔ آزاد کشمیر کی حکومت اور حکومت پاکستان، دونوں کو چوکنا رہنا چاہئیے اور ہوشیاری کے ساتھ آزاد کشمیر میں "امل ملیشیا" کی طرف سے دہشت گردی کا سدباب کرنا چاہئیے۔ اس کے اندیشہ کو نظر انداز نہ کرنا چاہئیے۔

شیعہ پروری اور ایران نوازی، سابق حکومت پاکستان کی بھی پالیسی تھی جو بدیہی طور پر پاکستان

اور خصوصاً اہل سنّت کے لئے سخت نقصان رساں ثابت ہوئی۔ موجودہ حکومت میں تو وزیر اعظم ہی شیعہ ہیں۔ فوج کے سربراہ اعلیٰ شیعہ تو نہیں ہیں مگر ایران کی محبت، ان کے دل میں شاید شیعوں سے بھی زیادہ ہے۔ ایران کا "خمینی انقلاب" ان کے نزدیک "اسلامی انقلاب" اور وہاں کا موجودہ نظام حکومت، ان کی نظر میں، "اسلامی" ہے۔ ہمارے ہر سرکاری محکمہ میں اہم اور کلیدی عہدوں پر شیعہ ممتاز ہیں۔ متوسط اور نچلی سطح کی سرکاری ملازمتوں میں بھی اب شیعوں کی کثرت ہے جو ان کی آبادی کے تناسب سے بہت زیادہ ہے۔ اگر حکومت کی یہی پالیسی

رہی تو شاید کچھ دنوں میں شیعہ ملازمین حکومت کی اکثریت ہو جائے گی۔ حکومت پاکستان کی یہ پالیسی، پاکستان اور خصوصاً اہل سنّت کے لئے جو پچانوے (۹۵) فی صد ہیں، سخت مضرت رساں ثابت ہوگی اور اگر جاری رہی تو ان کے لئے تباہ کن ہوگی۔ افسوس یہ ہے کہ اپوزیشن کے سنی قائدین اور سیاسیات میں حصہ لینے والے علماء و مشائخ بھی اس سلسلہ میں سرمہ در گلو ہیں اور حکومت کی اس غلط پالیسی پر کوئی تنقید بھی نہیں کرتے۔ اس سے کم درجہ کی باتوں سے تو وہ حکومت کے خلاف تحریک چلانے اور بقول خود "جہاد" پر آمادہ ہو جاتے ہیں لیکن اس کی اس تباہ کن روش کے بارے میں، ان کی زبان ایک لفظ خرچ کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتی۔ گلا پھاڑ پھاڑ کر "اسلامی نظام" اور "اسلامی انقلاب" کا نعرہ لگانے والے، اہل سنّت کی اس حق تلفی اور اس تباہ کن شیعہ پروری و ایران نوازی کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہتے۔ ایران سے ملنے والی پاکستان کی سرحد کھلی ہوئی ہے اور ادھر سے دہشت گردوں اور اسمگلنگ کرنے والوں کو آنے جانے میں کوئی خاص دشواری نہیں پیش آ سکتی۔ ہمارے سنی قائدین سیاست، حکومت سے، اسے محفوظ بنانے کا مطالبہ کیوں نہیں کرتے؟

مقبوضہ کشمیر کے موجودہ حالات سے عبرت حاصل کر کے ہمیں ایران کے بارے میں اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنا چاہیئے اور اپنی غلطی کی اصلاح کرنا چاہیئے۔ یہ بات ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ ایران اور پاکستان کے شیعوں نیز شیعہ پرور اور ایران نواز سنی جماعتوں کی شدید خواہش ہے کہ پاکستان اور بھارت میں جنگ ہو جائے۔ نام نہاد "جماعت اسلامی" کی طرف سے جو جہاد کے نعرے آج کل بلند ہو رہے ہیں، اس کا سبب حُبّ اسلام یا حُبّ پاکستان نہیں ہے بلکہ حُبّ ایران و حُبّ شیعیت ہے۔ یہاں سنّیوں میں یہ افواہ گشت کر رہی ہے کہ ..... "شیعوں اور شیعہ نوازوں نے یہ منصوبہ بنایا ہے کہ پاکستان کو ہندوستان سے بھڑا دیا جائے اور اس وقت دوستی، خیر سگالی، تعاون اور حفاظت کے نام سے ایران پاکستان کے درمیان کنفیڈریشن قائم کر دیا جائے" ...... یہ افواہ صحیح ہے یا غلط؟ اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہنا چاہتا لیکن اگر ایسا ہوا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پاکستان ختم ہو کر ایران کا ایک صوبہ بن جائے اور یہ صورت حال ملک کے پچانوے (۹۵) فی صد اہل سنّت کے لئے تباہ کن ہوگی۔ دین و دانش کا تقاضا اور شدید تقاضا ہے کہ اہل سنّت، ہر قیمت پر اس صورت حال کو پیدا ہونے سے روکیں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ ایران کے ساتھ اپنی حد سے گزری ہوئی دوستی کو حدود کے اندر لائے۔ اہل سنّت کے سیاسی قائدین خواہ وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں، اس مسئلے کی طرف فوراً توجہ کریں اور اس امر کی بھی پوری کوشش کریں کہ پاکستان اور بھارت میں جنگ نہ ہونے پائے بلکہ یہ مسئلہ گفت و شنید اور اخلاقی دباؤ سے حل ہو جائے

عاصی کرنالی

نعت

اب کوئی لمحہ، کوئی پل کٹتا نہیں درود بن
اب یہی کام صبح و شام، اب یہی شغل رات دن
صَلِّ علیٰ محمدٍ صَلِّ علیٰ محمدٍ

سب کے لب و ذہن کا نور، مدح سرائیِ حضور
بزمِ مکان و لامکاں، حور و فرشتہ، انس و جن
صَلِّ علیٰ محمدٍ صَلِّ علیٰ محمدٍ

یہ ہے سلام کا ثمر، یہ ہے درُود کی جزا
روح مری ہے شادماں، قلب مرا ہے مطمئن
صَلِّ علیٰ محمدٍ صَلِّ علیٰ محمدٍ

آئینۂ وجود کا سارا غُبار دھل گیا
بڑھ گیا نیکیوں کا شوق آنے لگی بدی سے گھِن،
صَلِّ علیٰ محمدٍ صَلِّ علیٰ محمدٍ

ذکرِ رسول سے چہک، عطرِ درود سے مہک
بے حد و بے شمار پڑھ، کتنا پڑھا ہے یہ نہ گن
صَلِّ علیٰ محمدٍ صَلِّ علیٰ محمدٍ